مولانا الیاس نعمانی،انڈیا

حج اور دربار کریمی

لیجئے، حج کا زمانہ آ گیا، کریم ورحیم پروردگار نے پھر اپنا دربار سجایا اور لاکھوں نصیبہ ور بندگان خدا اس میں حاضری دینے کو پابہ رکاب ہوئے، حج کی تاریخیں آئیں گی، یہ دیوانے عام سلے کپڑے چھوڑ کر کفن نما دو چادریں لپیٹ لیں گے اور کریم رب کے دربار میں حاضر ہوں گے، ننگے سر کہ اس کو ڈھکنے سے آج محبوب حقیقی نے روک رکھا ہے، زلف پریشاں، کہ کنگھا کرنا بھی آج اسے پسند نہیں، نہ بالوں پر تیل، نہ کپڑوں پر خوشبو، کہ زیب و زینت کا بھی عالم دیوانگی و وارفتگی میں ہوش کہاں، یہ دیوانے ہوں گے، اور اس کریم کا گھر، اسی کے گرد چکر لگائیں گے، اسی کو چومیں گے اور اسی کو پکڑ کر روئیں گے۔ اس کی دیواروں سے لپٹیں گے، بلبلائیں گے اور آہ وزاری کریں گے، پھر حکم ہوگا کہ اب صفا اور مروہ کے درمیان دوڑو، یہ دیوانے وہاں پہنچیں گے، اور ان کے پھیرے لگائیں گے، اسی پر بس نہ کریں گے بلکہ شہر سے دور مختلف صحراؤں میں جا پڑیں گے کبھی منیٰ کبھی مزدلفہ تو کبھی عرفات یہ سب کچھ کریں گے اور مقصود صرف ایک ہوگا کہ مالک حقیقی راضی ہو جائے اور اس رسم عاشقی کے بانی حضرت ابراہیمؑ کی طرح ان کے بارے میں بھی کہہ دے:

"سلام علی ابراهیم، كذالك نجزي المحسنين انه من عبادنا المومنين." (سورہ صفت:۱۰۹۔۱۱۱)

ادھر بندوں کا یہ حال ہوگا اور ادھر کریم رب کی جانب سے بھی داد و دہش کا فیضان ہوگا، حج کے پہلے ہی دن جب کہ یہ حجاج عرفات نامی صحرا میں پڑیں ہوں گے، خداوند کریم جہنم سے آزادی اور رہائی کے فیصلے فرما رہا ہوگا، کہ اسی کے نبی ﷺ نے خبر دی "ما من يوم اكثر من ان يعتق الله فيه عبدا من النار من يوم عرفة" (اللہ عرفات کے دن سے زیادہ کسی دن اپنے بندوں کو آگ سے نجات نہیں دیتا) اسی پر بس نہیں، بلکہ اس کے آگے جس انعام کا ذکر ہے اس سا بڑا اس عالم آب و گل میں کوئی انعام نہیں، سنئے رسول اللہ ﷺ مزید کیا کہتے ہیں۔

لیکن اس کو سننے سے پہلے ذرا ذہن میں تازہ کر لیجئے کہ انسان کی تخلیق کا ارادہ ظاہر کرنے پر فرشتوں نے اس رب کریم سے کیا کہا تھا، یہ تو کہ "اتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك (بقرہ:۳۰) "اے پروردگار کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کرنے جا رہے ہیں جو وہاں فساد مچائے خونریزی کرے اور ہم تو تری حمد کے ساتھ تیری تسبیح کرتے ہی ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہی ہیں"۔

اب ذرا عرفہ میں جمع ہونے والے ان دیوانوں سے خوش ہو کر رب کریم کا انعام ملاحظہ فرمائیے ''وانہ لیدنو ثم یباھی بھم الملائکۃ فیقول: ما اراد ھولا'' یعنی وہ ربِ کریم اپنے ان بندوں کے نہایت قریب ہو جاتا ہے اور پھر ان پر فخر کرتے ہوئے فرشتوں سے کہتا ہے' دیکھتے ہو! یہ کیا چاہتے ہیں؟ اللہ اللہ وہی فرشتے جنہوں نے بندگان خدا کے بارے میں زمین میں فسد پھیلانے اور خونریزی کا اندیشہ ظاہر کیا تھا' ان ہی سے یہ پروردگار کی کیفیات پر ناز کرتا ہے' کیا نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے۔ اس پر بھی بس نہیں اگر یہ پاک صاف حج کر آئیں تو ان پر مزید انعام یہ کہ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو جائیں کہ گویا اس دنیا میں اس سے پہلے تھے ہی نہیں کہ گناہ کرتے (رجع کیوم ولدتہ امہ 'بخاری) اور اس دوران وہ کوئی بھی دعا مانگیں تو اس کریم رب کے یہاں کہ جس کے دربار میں یہ حاضر ہوئے ہیں' اسے شرف قبولیت حاصل ہو جائے (الحاج والعمار وفد اللہ ان دعوہ اجابھم استغفروہ غفرلھم۔ ابن ماجہ) اور اگر ان کی یہ تمام ادائیں قبول ہو جائیں تو پوچھنا ہی کیا' سیدھے جنت کا وعدہ ہے' رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے'' والحج المبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ'' بخاری (حج مبرور کا صلہ اور بدلہ تو بس جنت ہی ہے) .... رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں ایک صحابی سے کہا تھا کہ جب تم بیت اللہ کا ارادہ کر کے اپنے گھر سے نکلے تھے تو تمہاری اونٹنی کے ہر قدم پر تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جاتی تھی اور ایک گناہ معاف کیا جاتا تھا اور طواف کے بعد جو تم نے دو رکعت نماز پڑھی تھی اس کا ثواب ایسا تھا کہ جیسے تم نے بنی اسماعیل (خانوادہ رسول ﷺ) میں کے ایک غلام کو آزاد کر دیا ہو' اور صفا و مروہ کے درمیان سعیین کا طواف ایسے ہی ستر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور جب تم عرفہ میں مقیم تھے تو اللہ سماء دنیا (پہلے آسمان) پر آیا تھا اور تم (حاجیوں) پر فخر کرتے ہوئے اس نے فرشتوں سے کہا تھا یہ میرے بندے ہیں جو میرے پاس مختلف مقامات سے پراگندہ بال آئے ہیں' ان کا مقصد صرف ایک ہے' اور وہ ہے میری جنت کا حصول' اے بندوں! میں نے تمہارے سارے گناہ معاف کئے خواہ وہ ریت کے ذرات کی تعداد میں ہوں' بارش کی بوند کے برابر ہوں یا سمندر کے جھاگ جیسے ہوں' جاؤ میں نے تمہارے اور تم جس کے لئے کہو اس کے سارے گناہ معاف کئے ...... پھر حضور نے ان صحابی سے کہا: اور جب تم شیطان کو کنکریاں مار رہے تھے تو ہر کنکری پر تمہارا ایک نہایت سنگین گناہ معاف کیا جا رہا ہے اور رہی جانور کی قربانی تو اللہ نے اس کا اجر اپنے پاس محفوظ کر رکھا ہے۔ اور بال منڈوانے پر ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی تمہیں ملتی تھی اور ایک گناہ معاف کیا جاتا تھا' اس کے بعد جب تم آخری طواف کر رہے تھے تو تمہارے سارے گناہ معاف ہو چکے تھے' ایک فرشتہ آیا اس نے تمہارے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور کہا' ماضی کے سب گناہ معاف ہو گئے' اب آگے کی فکر کرو (الترغیب والترھیب' کتاب الحج ۳۲' بحوالہ طبرانی وابن حبان) .... یہ ثواب وانعام کی بارش! یہ کرم کا بہتا دریا' یہ مغفرت کا سیلاب! کیوں نہ ہو کہ کریموں کے کریم نے آج دربار لگایا ہے۔